Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱/ ر

یوم شنبہ ۸ ذوالحجہ ۱۳۶۸ ھجری

جلد ۳	یکم اخاء ۱۳۲۸ ھش	یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۲۶

پاکستانی تباہ کن جہاز "ٹیپو سلطان" اور "طارق" ۹ نومبر کو پاکستان کیلئے روانہ ہو جائینگے

لندن ۳۰ ستمبر۔ پاکستان نے برطانیہ سے جو دو تباہ کن جہاز خریدے تھے۔ آج ان میں سے ایک کو برطانی بحریہ کے فرسٹ لارڈ نے پاکستانی ہائی کمشنر مقیم لندن مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ کے حوالے کر دیا۔ رسم حوالگی ادا ہونے سے پہلے بیگم حبیب رحمت اللہ نے اس جہاز کا نام "ٹیپو سلطان" رکھا۔ اور جہاز کے نئے نام کی پلیٹ کی نقاب کشائی کی۔ اس تقریب پر پاکستانی بحریہ کے افسروں اور نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے پاکستانی ہائی کمشنر نے کہا اس تباہ کن جہاز کو حاصل کر کے پاکستان نے جدید وضع کا متوازن طاقتور اور ہر لحاظ سے مکمل بحری بیڑہ تیار کرنے کے سلسلے میں پہلا اقدام اٹھایا ہے۔ اب آپ پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ آپ اس جہاز کی شاندار روایات کو قائم رکھیں۔۔ قائم ہی نہیں بلکہ ان میں اپنے کارہائے نمایاں کا نہایت شاندار اضافہ کریں۔ اس موقع پر برطانی بحریہ اور بندرگاہوں کے اعلیٰ افسروں کے علاوہ پاکستانی بحریہ کے افسر کمانڈنگ بھی موجود تھے۔ دوسرے پاکستانی تباہ کن جہاز کا نام "طارق" رکھا جائے گا۔ جس کے نئے نام کی پلیٹ کی نقاب کشائی اور حوالگی کی رسم ۳ نومبر کو ادا ہوگی۔ ان دونوں جہازوں کی خرید پاکستانی بحریہ کی توسیع کے پروگرام کی ایک عنصر ہے۔ ان جہازوں کی مرمت و تجدید کے ساتھ ساتھ ان میں ضروری اشیاء اور ضروریات کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور پاکستانی جہازران اس سلسلے میں گذشتہ ۱۲ ماہ سے برطانیہ میں تربیت حاصل کر رہے ہیں۔

ٹیپو سلطان اور طارق لندن سے ۹ نومبر کو پاکستان کے لئے روانہ ہو جائینگے اور راستے میں جبرالٹر۔ مالٹا اور عدن کی بندرگاہوں میں قیام کریں گے۔

کوئٹہ ۳۰ ستمبر۔ کل پاکستان کے وزیر خوراک نے کہا۔ پاکستان نے بیس لاکھ ٹن اناج ہندوستان اور مشرق وسطی کے ممالک کو بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

خان لیاقت کی سرگرمیاں

راولپنڈی ۳۰ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علیخان آج گلگت سے راولپنڈی پہنچے اور گورنر سرحد سے بات چیت کی جو آج ہی صوبہ سرحد سے پنڈی پہنچے تھے۔ آج سردار محمد ابراہیم صدر آزاد کشمیر گورنمنٹ کی قیادت میں ایک وفد نے آپ سے ملاقات کی اس سے پہلے آپ سے مغربی پنجاب مسلم لیگ کے صدر مولوی باری بھی نے وزیر اعظم کل صبح کراچی روانہ ہونے کی بجائے اب کل بعد دوپہر جائیں گے۔

واشنگٹن ۳۰ ستمبر۔ اگلے تین ہفتے کے اندر اندر صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین ۲۵ اشیاء کی درآمد سے ڈیوٹی میں کمی کا اعلان کریں گے اس سلسلے میں جو فہرست زیر غور ہے۔ اس میں کپڑا۔ چمڑے کا سامان۔ بیج اور بعض قسم کی مشینری بھی شامل ہیں۔

امریکہ کا سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اس سلسلے میں بہت جلد چالیس ملکوں سے محصولوں میں کمی کے متعلق بات چیت کرنے کے معاملے کی سکیم تیار کر رہا ہے۔

چینی کمیونسٹوں کا سنکیانگ کے بعد ننگسیا کے دارالحکومت پر قبضہ

ہانگ کانگ ۳۰ ستمبر۔ آزاد اور موثق ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے چین کے شمال مغرب میں کمیونسٹوں کی کامیابی کا بہت زیادہ ذکر ہے۔ کمیونسٹوں کی طرف سے آخری دعوی ننگسیا پر تسلط پا لینے کا کیا گیا ہے۔ ننگسیا صوبہ ننگسیا کا دار الحکومت ہے اور کانسو کے شمال میں اور سنکیانگ کے مغرب میں واقع ہے۔ کمیونسٹوں کی اطلاع کے مطابق چھ نیشنلسٹ کمانڈروں اور ۹ ڈویژنل فوجی کمانڈروں نے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ چنانچہ کمیونسٹ فوج نے دار الحکومت پر قبضہ کر لیا۔ اب کمیونسٹوں کی پیش قدمی کانسو کی طرف جا رہی ہے۔۔ شمال مغرب سے آئی ہوئی اطلاعات سے سنکیانگ پر سے نیشنلسٹوں کا قبضہ اٹھ جانے کی تصدیق ہو گئی ہے۔ لیکن تاحال یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کی جگہ کون لے رہا ہے۔۔ کانٹوں کے محاذ سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ شمال مغرب سے اطلاعات کے برعکس نیشنلسٹوں کے دو چھاپہ مار دستے کمیونسٹ فوجوں کو آگے اور پیچھے سے بیحد پریشان کر رہے ہیں۔ ایک ڈاکوؤں کے گروہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ کمیونسٹ فوجوں کی امداد کر رہا ہے۔ لیکن وہ باقاعدہ فوجوں کو اپنے ۴ سے آگے نہیں ہونے دیتا۔ کیونکہ وہ لوٹ مار سے خود زیادہ فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔

سرکاری اعلان

لاہور ۳۰ ستمبر۔ ڈپٹی کمشنر لاہور کے ایک اعلان کے مطابق اے۔ آر۔ پی وارڈن کے ڈویژنل دفاتر کو کشمیری مہاجرین کی اعانت کے لئے ہر علاقے سے قربانی کی کھالیں جمع کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ہر اس فرد کو جو انفرادی طور پر کوئی کھال پیش کرے گا اسے علاقہ مجسٹریٹ یا ان کا مجاز مختار باقاعدہ چھپی ہوئی رسید دینگے اس اعلان میں عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ مقررہ مراکز میں قربانی کی کھالیں جمع کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

اخبار احمدیہ

مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کے متعلق صاحبزادہ ڈاکٹر صاحب مرزا منور احمد لکھتے ہیں:۔
مجھے آپ کو آج قریباً ۲½ مہینہ کے بعد دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ آج شام کچھ دل کی گھبراہٹ شروع ہو گئی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد ہی طبیعت ٹھیک ہو گئی۔ میرے خیال میں ابھی تک دل کی حالت پورے طور پر قابلِ تسلی نہیں۔ اس وجہ سے وقتاً فوقتاً دل کے دورے رہتے ہیں۔ بندہ میں درخواست کرتا ہوں کہ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی کامل صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

سیّدہ ام المتین کی حالت بدستور ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں۔

پاکستان کی درآمد و برآمد کا تقاضا تھا کہ وہ اپنے سکّے کی قیمت کم نہ کرتا

لندن ۳۰ ستمبر۔ ڈیلی ٹیلیگراف کے مسٹر ڈگلس براؤن نے جو آجکل ہند سے رخصت پر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ہند پاکستان کے اقتصادی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ پاکستان کے پونڈ کے علاقہ سے اس وقت الگ راہ اختیار کرنے کی فوری وجہ اظہر من الشمس ہے۔ آپ نے کہا کہ اس کی معمولی سالانہ برآمد ایسی پیداوار پر مشتمل ہے۔ جس کی دنیا بھر کو بڑی ضرورت ہے اور اس کی برآمد اس مشینری وغیرہ پر مشتمل ہے۔ جو اس کو ڈالر والے علاقہ سے مل سکتی ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ وہ برآمد کے لئے کم ڈالر وصول کرے۔ اور درآمد کے لئے زیادہ ڈالر ادا کرے (رائسٹار)

چاولوں کی نقل و حرکت

لاہور ۳۰ ستمبر۔ چاول کی فصل آرہی ہے عوام کی یاد دہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مغربی پنجاب میں کسی بھی شخص کو ریل۔ مشینی ذرائع یا کشتی کے سفر میں خواہ وہ اکیلا ہو یا اپنے کنبے کے دیگر افراد کے ساتھ پانچ سیر سے زیادہ دھان یا چاول ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کی اجازت نہیں ہوگی اس حکم کی خلاف ورزی کرنے کی سزا تین سال قید یا جرمانہ یا دونوں ہو سکتی ہے۔

سویوں کی نقل و حرکت

لاہور ۳۰ ستمبر۔ عوام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مغربی پنجاب میں سویوں کی نقل و حرکت پر کسی قسم کی کوئی پابندی عائد نہیں ہے۔ انہیں صوبے سے باہر بھی پاکستان کے کسی بھی حصہ میں بلا روک ٹوک لے جایا جا سکتا ہے۔

سویاں بنانے والے ادارے میدہ کے کوٹے کے حصول کے لئے درخواستیں متعلقہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحبان کو دیں۔ البتہ جہاں تک لاہور کے راشن بند علاقہ کا تعلق ہے ایسی درخواستیں راشننگ کنٹرولر صاحب لاہور کو دینی چاہئیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے کوآپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تبلیغی سکیم

لے کر میں پیغام احمد کا گاؤں گاؤں جاؤں گا
نازل ہو گئے حضرت عیسیٰؑ بھائیو قادیاں بستی میں
ظاہر تو ضرور کروں گا اس مامور من اللہ کا
جلسے بحث مباحثے کر کے ہر عالم ہر جاہل کو
ہاٹوں گھاٹوں اور سکولوں مسجد اور مدرسوں میں
بھوک پیاس سفر میں میرے ہرگز روک نہ ڈالے گی
آناً فاناً طے کروں گا جنگل اور پہاڑوں کو
فکر کیا ہے سونے کا اور کھانا کھانے پینے کا
گالی سن کر ماریں کھا کر دل میں فرحت آئے گی
یہ سکیم بنا کر دل میں میں بنگال کو جاتا ہوں
انشاء اللہ نیک طبیعت سن خوشخبری آئیں گے

اور بلا کر سب لوگوں کو یہ پیغام سناؤں گا
جاگو جاگو! آنکھیں کھولو گیت یہی میں گاؤں گا
نورِ صداقت اس احمدؑ کا کھول قرآن بتاؤں گا
گلی گلی ڈھنڈورہ دے کر خوشخبری پہنچاؤں گا
جا کر وعظ سنا کر سب کو حق کی سمت بلاؤں گا
قرآن اور کتابوں کا میں سارا بوجھ اٹھاؤں گا
سانپوں اور درندوں سے میں ہرگز نہ گھبراؤں گا
فرش زمیں لحاف فلک جنگل کے پتے کھاؤں گا
لیکن آگے سے تو ہرگز میں نہ ہاتھ اٹھاؤں گا
ان کی اب دلجوئی کر کے نرمی سے سمجھاؤں گا
احمدیت کے ہار کی خاطر چن چن موتی لاؤں گا

دے سامان قمر کو اللہ! تاکہ یہ تبلیغ کرے
کس سے اور کہوں میں جا کر تیرے ہی در پہ آؤں گا

محمد حنیف قمر ... سیکل ... ہجیرہ

حوالوں کی ضرورت

مجھے ایک ضروری حوالہ کی تلاش کے لئے اخبار الحکم و بدر ۱۹۰۹ء و ۱۹۱۰ء کے فائلوں کی ضرورت ہے احباب جماعت لاہور میں سے اگر کسی کے پاس ہوں تو وہ ایک دن کے لئے مرحمت فرما کر ممنون فرمائیں۔

اسی طرح مجھے ایک مضمون کی تیاری کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف "تحفہ لارڈ اردن" اردو کی بھی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس موجود ہو تو وہ عاریۃً مرحمت فرمائیں۔ اور اگر وہ کسی وجہ سے نہ دے سکیں تو کم از کم یہ ضرور کریں کہ اس کتاب کے مندرجہ ذیل اقتباس میں جو الفاظ نقل کرنے سے رہ گئے ہیں وہ اصل سے مقابلہ کر کے مجھے کسی الگ کاغذ پہ لکھ کر بھجوا دیں۔

حضور انور نے لارڈ اردن کو مخاطب کرتے ہوئے رقم فرمایا تھا کہ :-

"یور اکسیلنسی! میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو اس امر کو پسند کرتے ہیں کہ دوسروں کو تباہ کر کے اپنی قوم کو ترقی دیں۔ . . . لیکن احمدی جماعت اس امر کو کبھی بھی برداشت نہیں کرے گی کہ مسلمانوں کو دوسری قوموں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے۔ اور ان کی حکومت کو تباہ کرنے کے بعد ان کی اجتماعی حیثیت کو بھی برباد کر دیا جائے اور ایک دوسری قوم کو ان کے سروں پہ بٹھا دیا جائے اور اسلام کو آزادانہ طور پر پُر امن طریق سے ترقی کرنے کے ذرائع سے محروم کر دیا جائے۔

احمدیہ جماعت نے ہندوستان سے باہر یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ موت سے نہیں ڈرتی اور جو قربانی ہم نے ہندوستان سے باہر کی ہے وہی قربانی ہم ہندوستان کے اندر بھی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ عدل و انصاف کے لئے جو قربانی بھی کی جائے وہ کبھی ضائع نہیں جاتی۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ مسلمانوں کے مطالبات جو بالکل جائز اور مناسب ہیں۔ ان کے جداگانہ تمدن اور ان کی گری ہوئی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے جس کی اخلاقی ذمہ داری انگلستان پر بھی ہے نہایت ضروری ہیں پورا کرنے کے لئے آپ انگلستان میں جا کر پوری کوشش کریں گے"

خاکسار۔ ملک فضل حسین جودھامل بلڈنگ لاہور

امداد درویشان اور قربانی کے روپے کی تازہ فہرست

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

سابقہ اعلان کے بعد جن بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے امداد درویشان کی مد میں رقوم پہنچی ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ نیز اس فہرست میں ان احباب کے نام بھی شامل کئے جاتے ہیں جن کی طرف سے میری معرفت عیدالاضحیٰ کے موقعہ پہ قادیان میں قربانی کرانے کے واسطے روپیہ پہنچا ہے۔ مؤخر الذکر رقوم میں سے بعض رقوم تو قادیان بھجوائی جا چکی ہیں۔ لیکن بعض رقوم منی آرڈروں کا سلسلہ رک جانے کے بعد پہنچی ہیں۔ اس لئے ایسے دوستوں کے متعلق قادیان لکھ دیا گیا ہے کہ ان کی طرف سے بھی قربانی کرا دی جائے روپیہ بعد میں بھجوا دیا جائے گا۔ ایسے دوست جنہوں نے براہ راست قادیان روپیہ بھجوا دیا ہے وہ ذیل کی فہرست میں شامل نہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔

(۱) بیگم صاحبہ چوہدری علی احمد صاحب محکمہ واچ اینڈ وارڈ۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور — ۵—۰—۰
(۲) ملک عبدالباسط خانصاحب سول لائنز لاہور — ۳—۰—۰
(۳) ماسٹر مولاداد صاحب قادیانی حال موضع شہزادہ۔ سیالکوٹ — ۲—۰—۰
(۴) چوہدری فضل الرحمن صاحب کانسٹیبل ریڈیو پشاور — ۵—۰—۰
(۵) لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب پشاور — ۱۰—۰—۰
(۶) حافظ عبدالسلام صاحب شملوی حال لاہور برائے عقیقہ — ۵۰—۰—۰
(۷) میاں صدر الدین صاحب داماد میاں محمد دین صاحب تہالوی — ۱۰—۰—۰
(۸) ڈاکٹر محمد اشرف صاحب مرحوم منجانب آمنہ بیگم صاحبہ معرفت محمد افضل صاحب بی۔ٹی ولیبر گورنمنٹ کالج منٹگمری — ۱۰—۰—۰
(۹) مخدوم شاہ احمد صاحب بھیروی برائے قربانی — ۲۵—۰—۰
(۱۰) مائی امیر بی بی صاحبہ عرف مائی کاکو برائے دعوت درویشان قادیان (نوٹ۔ ان کی طرف سے قربانی کی رقم علیحدہ آ چکی ہے) — ۵۵—۰—۰
(۱۱) نور احمد صاحب ڈرافٹسمین محکمہ بجلی اچھرہ لاہور برائے قربانی — ۲۵—۰—۰
(۱۲) بابو شمس الدین صاحب کوچہ چابک سواراں لاہور — ۵—۰—۰
(۱۳) مرزا عزیز احمد صاحب " " — ۲—۰—۰
(۱۴) بابو عبدالحمید صاحب " " — ۱—۰—۰
(۱۵) بابو غلام رسول صاحب " " — ۲—۰—۰
(نوٹ روپیہ کی چار رقمیں فقیر اللہ صاحب آنریری انسپکٹر بیت المال کے ذریعہ پہنچی ہیں)
(۱۶) اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالقیوم صاحب مرحوم بٹالوی حال گوجرانوالہ بذریعہ عبدالباسط صاحب لاہور — ۱۰—۰—۰
(۱۷) امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری شمس الدین صاحب منڈی بورے والا ضلع ملتان — ۵—۰—۰
(۱۸) چوہدری مسعود احمد صاحب چک نمبر ۱۱۷ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ — ۲۰—۰—۰
(۱۹) محمد صدیق صاحب قادیانی حال غلہ منڈی گکھڑ ضلع گوجرانوالہ امداد برائے لنگر خانہ قادیان — ۵—۰—۰
(۲۰) اہلیہ صاحبہ اخوند ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب جیکب آباد سندھ صدقہ برائے قادیان — ۱۰—۰—۰
(۲۱) اہلیہ صاحبہ " " " " عام امداد درویشان " — ۱۵—۰—۰

میزان = ۲۷۵—۰—۰

اوپر کی رقموں کے علاوہ دفتر میں بہت سی اور رقوم بھی پہنچ چکی ہیں۔ مگر وہ انشاء اللہ آئندہ اعلان میں شامل کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۳۰/۹/۴۹

امتحان کشتی نوح

جن جن مجالس کی طرف سے فہرست امیدواران امتحان کشتی نوح منعقدہ ۹ اکتوبر ۱۹۴۹ء آئی ہے۔ ان کو پرچہ سوالات امتحان بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی کو ایک ہفتہ کے اندر اندر پرچہ سوالات نہ ملیں تو مرکز میں اطلاع دیں۔ تاکہ ان کو پرچہ سوالات دوبارہ بھجوائے جا سکیں۔ امتحان مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۴۹ء بعد نماز ظہر ہوگا۔ پرچہ جوابات امتحان کے بعد فوری طور پر مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ نتیجہ کی تیاری میں دیر نہ ہو۔ نیز جن مجالس سے ابھی امیدواروں کی امتحان کی فہرستیں نہیں آئیں۔ وہ تاریخ امتحان سے قبل فہرستیں بھجوا کر پرچے امتحان منگوا لیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

یکم اکتوبر ۱۹۴۹ء

بیکاری لعنت ہے

تحریک جدید کا سترھواں مطالبہ بے کاری ترک کرنے اور کام کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کے متعلق ہے۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے اس مطالبہ پر بھی بہت زور دیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ مطالبہ ہے بھی نہائت اہم۔ کوئی انسان بغیر کام کے دنیا کے کسی معاملہ میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ آپ دیکھ لیں کہ جو کام کرنے کے عادی ہوتے ہیں وہی ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں۔ آج تک دنیا نے جتنی بھی ترقی کی ہے یہ سب کام کی طفیل ہے۔ اگر باہمت کام کرنے والے لوگ دنیا میں نہ پیدا ہوتے رہتے۔ تو دنیا موجودہ تہذیب و تمدن کے درجہ پر نہ پہنچتی۔ اول تو نسل انسانی ہی شائد اب تک مٹ چکی ہوتی ورنہ زیادہ سے زیادہ اس کی حالت بھی دوسرے جانوروں کی طرح ہوتی۔

دنیا کی تمام ترقی یافتہ قومیں ان افراد کا مجموعہ ہوتی ہیں۔ جن کو لگاتار کام کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ جن قوموں میں ایسے لوگوں کی کثرت ہو جاتی ہے۔ جو محنت سے جی چراتے ہیں اور سستی میں اپنے اوقات گذارتے ہیں۔ وہی قومیں تباہ ہوتی ہیں اور دوسروں کی غلام بن جاتی ہیں۔ پھر وہی لوگ جو کام وہ اپنے لئے نہیں کرتے تھے محض پیٹ بھرنے کے لئے وہ دوسروں کے لئے مجبوراً کرتے ہیں۔ اور اس طرح ذلیل و رسوا بھی ہوتے ہیں اور کام بھی کرتے ہیں۔ اور اگر ایسی حالت میں بھی کام نہیں کرتے۔ تو پھر اور بھی ذلیل ہو کر بھک منگے بن جاتے ہیں۔ اور انسانی سوسائٹی سے خارج ہو جاتے ہیں۔

آج کل دنیا میں بے کاری کا مسئلہ بھی نہائت تلخ صورت اختیار کر چکا ہے۔ ہر ملک یہاں تک کہ امریکہ ... بھی بے کاری سے نالاں ہے۔ اور وہاں بھی لوگ لاکھوں کی تعداد میں بے کار ہیں اور ملک و قوم کے لئے سخت مصیبت کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس بے کاری میں دنیا کے موجودہ حالات کا بھی بڑا دخل ہے لیکن اگر انصافاً دیکھا جائے تو زیادہ قصور خود بے کار لوگوں کا اپنا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بہت سے بے کار لوگ ایسے ہیں۔ جو محض اس لئے کام نہیں کرتے۔ کہ ان کی حیثیت اور طبیعت کے مطابق ان کو کام نہیں ملتا۔ جو کام ان کو ملتا ہے وہ اسکو اپنی شان سے نیچے سمجھ کر نہیں کرتے۔ اور جو کام وہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے مواقع میسر نہیں ہوتے اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض لوگ اپنی جسمانی قوتوں اور دیگر وجوہات سے بعض کاموں کے لئے زیادہ موزوں ہوتے ہیں اور ہو سکے تو ان کو وہی کام کرنا چاہیے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اگر موزون کام نہ مل سکے تو آدمی ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جائے۔ اور اس طرح اپنا بوجھ ملک و قوم پر ڈال دے۔ ایسی صورت میں یہ ایک مرض بن جاتا ہے۔

اس مرض کا علاج یہی ہے کہ انسان ہر کام کے لئے ہر وقت تیار رہنے کی عادت ڈالے۔ اور جو کام بھی ملے خواہ وہ کتنا بھی ادنےٰ ہو کرے۔ اور کسی کام کے کرنے میں شرم اور جھجک محسوس نہ کرے۔ اس لئے جو لوگ متمول بھی ہوں۔ اور جن کو روٹی کمانے کے لئے کسی محنت کی ضرورت نہ بھی ہو۔ ان کو بھی چاہیے کہ کوئی نہ کوئی کام ضرور کرتے رہیں۔ اس طرح مالی فائدہ کے علاوہ یہ بھی فائدہ ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ وقت آ پڑے۔ تو وہ محنت کر کے اپنا پیٹ بھر سکیں گے۔

ہمارے ملک میں جو بالجبر انتقال آبادی سے لوگوں پر مصیبتیں آئی ہیں۔ وہ ہمیں چوکنا کر دینے کے لئے کافی ہیں۔ مہاجرین کی اکثریت لٹ پٹ کر یہاں پہونچی ہے۔ ان میں سے جو لوگ اتنے خوش نصیب نہیں تھے۔ کہ یہاں غیر مسلموں کی چھوڑی ہوئی جائدادوں سے متمتع ہو سکتے۔ ان میں سے بہت سے نہائت تکلیف دہ زندگی محض اس وجہ سے گزار رہے ہیں کہ ان کو کوئی کام نہیں آتا۔ حالانکہ یہ وقت ایسا ہے کہ کام آنے یا نہ آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ صرف کام کرنے کی عادت کی ضرورت ہے جن لوگوں میں یہ عادت تھوڑی بہت موجود ہے وہ کام کر رہے ہیں۔ خواہ بازار میں چنے بیچ کر ہی گزارہ کر لیتے ہیں مگر کرتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں نے یہ خیال کیا کہ ہماری حیثیت کے مطابق کام ملے۔ تو کریں ان کی حالت اکثر ناگفتہ بہ ہے۔ بعض دفعہ اخبارات میں نہائت شرمناک باتیں بھی ان کے متعلق شائع ہوتی رہتی ہیں اور وہ ذلت کی پست ترین حالت کو چھو رہے ہیں۔

یہ تو مصائب کے زمانے کا حال ہے۔ ویسے بھی اگر کسی قوم کے افراد محنتی اور کام کرنے کے عادی ہوں تو اپنے ذاتی فائدہ کے علاوہ قومی وقار قائم کرنے کا بھی باعث ہوتے ہیں۔ جن قوموں کے افراد چھوٹے سے چھوٹا دستی کام کرنے میں بھی عار نہیں سمجھتے وہی قومیں صنعت و دستکاری میں پیش پیش ہیں۔ جاپان نے جنگ عظیم سے پہلے صنعت و کاری میں جو ترقی کی تھی۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ جاپانی دستی محنت کو عار نہیں سمجھتے۔ کالجوں کے طلباء اور پروفیسر۔ وکلا یہاں تک کہ فوجی اور سول بڑے بڑے افسر بھی اپنی فرصت کے لمحوں میں کوئی نہ کوئی صنعتی کام گھروں میں کرتے ہیں۔ کوئی گھر نہیں جس میں چھوٹے پیمانہ پر دستکاری کا کارخانہ نہ ہو۔ گھر کا ہر فرد اپنا دیگر فرض منصبی ادا کرنے کے بعد کچھ نہ کچھ ضرور دستکاری کا کام کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ سے پہلے جاپان صنعت کے لحاظ سے تمام دنیا کی منڈیوں پر چھا گیا تھا۔

تمام ترقی یافتہ ملکوں کے لوگوں میں کم و بیش یہ صفت پائی جاتی ہے۔ افسوس ہے کہ اسلامی ملکوں میں یہ مرض ہے کہ کوئی آدمی جسکو ذرا روٹی کا سہارا مل جائے محنت کرنے کو عار سمجھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم صنعت و حرفت میں بہت پیچھے ہیں۔ اور یہاں تک نوبت پہونچ گئی ہے۔ کہ روزانہ استعمال کی چیزیں بھی اپنی ضرورت کے مطابق پیدا نہیں کر سکتے آخر مجبوراً ہمارے عوام کو روٹی کمانے کے لئے دوسرے لوگوں کی غلامی کرنی پڑتی ہے۔ اور محنت جو حقیقتاً ایک قابل عزت چیز ہے ہمنے خود اسکو اپنے لئے سامان ذلت بنا رکھا ہے۔

ہماری جماعت ایک تبلیغی جماعت ہے اس لئے ہمارے لئے تو اور بھی ضروری ہے کہ محنت کے خوگر ہوں۔ اور چھوٹے چھوٹے کام کرنے سے ذرا پرہیز نہ کریں بلکہ جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے۔ کہ خواہ امیر ہو یا غریب کوئی نہ کوئی دستی کام سیکھے۔ اس طرح ہماری اولادیں بھی محنت کی عادی بن جائیں گی۔ اور بے کاری رفع ہو کر نہ صرف ہم اپنی انفرادی زندگیوں کو اچھا بنا لیں گے بلکہ اگر کسی تبلیغی کام پر لگائے جائیں تو وقت پڑے پر محنت کر کے سلسلہ کا بوجھ ہلکا کر سکتے ہیں۔ عیسائی مشنوں کے پادری عموماً کوئی نہ کوئی دستی کام کرنا ضرور سیکھتے ہیں اس میں یہی حکمت ہے کہ ضرورت کے وقت وہ محنت کر کے ناگہانی اوقات میں گزارا کر سکتے ہیں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس بات کے مدنظر بھی تحریک جدید کے مطالبہ میں اسکو قرار واقعی اہمیت دی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"میں نے یہ بارہا کہا ہے کہ بے کار مت رہو اور کام کرو اس میں امیر غریب سب برابر ہیں بلکہ غریب کو جس کا پیٹ خالی ہے کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی۔ جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو۔ اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کر لو۔ اور ایسی عادت نہ ڈال لو کہ جس کام کو اختیار کرو ایسی طرح کرو کہ جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں کہ "تخت یا تختہ" جب تک یہ روح پیدا نہ ہو۔ جب تک کوئی شخص اپنے آپکو فنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ تم لاکھ ایڑیاں رگڑو مگر اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک اس طریق پر کام نہ کرو جو اللہ تعالےٰ نے کامیاب ہونے کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ محنت کی عادت ڈالو۔ بیکاری کی عادت کو ترک کر دو۔ فضول مجلسیں بنا کر گپیں ہانکنا اور بکواس کرنا چھوڑ دو۔ حقہ اور دیگر ایسی لغو عادتوں میں وقت ضائع نہ کرو۔ اور کوشش کرو کہ زیادہ سے زیادہ کام کر سکو۔"

(خطبہ جمعہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۶ء)

"میری تجویز یہ ہے کہ عورت و بچہ و بوڑھا ہر ایک کو کسی کام پر لگایا جائے۔ اور سوائے معذوروں کے کوئی بے کار نہ رہے۔ اس طرح ہجرت کا سامان بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میں سے ہر شخص کما کر کھانے کا عادی ہو۔"

(خطبہ جمعہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۵ء)

"یاد رکھو جس قوم میں بے کاری کا مرض ہو وہ نہ دنیا میں عزت حاصل کر سکتی ہے اور نہ دین میں عزت حاصل کر سکتی ہے۔ بیکاری ایک وبا کی طرح ہوتی ہے۔ جو شخص بے کار رہتا ہے۔ وہ کئی قسم کی گندی باتیں سیکھ جاتا ہے۔ پس بے کاری ایسا مرض ہے کہ جس علاقہ میں ہو اس کی تباہی کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ اقتصادی لحاظ سے بھی بے کاری ایک لعنت ہے۔ اسے جس قدر جلد ممکن ہو دور کرنا چاہیئے۔ بیکار مزدوری کو کم کر دیتے ہیں۔ بے کار شخص ہمیشہ عارضی کام کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ قومی لحاظ سے بھی بے کاروں کا وجود خطرناک ہے۔ ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ بے کاری کے مرض کو دور کرنے کی کوشش کرے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نشان طاعون

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب کشتی نوح صفحہ ۵ پر فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔"

حاشیہ پر حضور نے بائیبل کے حوالجات متی ۲۴/۸ - زکریا ۱۴/۱۲ اور مکاشفات ۲۲/۸ دیئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مندرجہ بالا عبارت سے اصل مقصود قرآن وحدیث اور بائیبل میں مسیح کی آمد ثانی کے وقت طاعون پڑنے کی پیشگوئی ہے نہ کہ حوالجات کی صحت۔

پس اگر یہ ثابت ہو جائے کہ قرآن وحدیث اور بائیبل میں طاعون کی پیشگوئی موجود ہے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بیان پر کوئی اعتراض پیدا نہیں ہو سکتا۔ سو اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وأخرجنا لهم دابة من الارض تكلمهم ان الناس كانوا بآياتنا لا يوقنون

(نمل ع ۶) یعنی ہم ان کے لئے زمین سے ایک کیڑا نکالیں گے جو ان کو ڈسے گا۔ کیونکہ لوگ اللہ کی آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔

واضح رہے کہ آیت مذکورہ بالا میں تکلمهم کے معنے کاٹنے کے ہی ہیں۔ چنانچہ لغت کی کتاب "منجد" میں لکھا ہے۔ کلّمہ تکلیما اے جرحہ یعنی کلمہ کے معنے ہیں۔ اس نے اس کو زخم لگایا۔ منتہی الادب میں بھی کلّمہ تکلیماً کے معنے جراحت کردن (زخم لگانا) لکھے ہیں۔ بلکہ آیت زیر موضوع کے متعلق تو خاص طور لکھا ہے۔ وقری قوله تعالےٰ اخرجنا لهم دابة من الارض تكلمهم اى تجرحهم۔ یعنی قرآن مجید کی اس آیت میں جو تکلمهم کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان کے معنے "ان کو کاٹے گا" کے ہیں۔

ہمارے معنوں کی تائید حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل قول سے بھی ہوتی ہے۔ حضرت امام باقر فرماتے ہیں:۔

ثم قال (ابو عبد الله امام حسين) وقراءة تكلمهم من الكلم وهو الجرح والمراد به الوسم۔ یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کی دابة من الارض والی آیت کے متعلق فرمایا کہ اس آیت میں تکلمهم سے مراد یہ ہے کہ وہ کیڑا ان کو کاٹے گا اور زخم لگائے گا۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:۔

"یہی طاعون ہے اور یہی وہ دابۃ الارض ہے جس کی نسبت قرآن مجید میں وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں ہم اس کو نکالیں گے اور وہ لوگوں کو اس لئے کاٹے گا کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے (واذا وقع القول عليهم اخرجنا لهم دابة من الارض تكلمهم ان الناس كانوا بآياتنا لا يوقنون۔) اور جب مسیح موعود کے بھیجنے سے حجت ان پر پوری ہو جائے گی تو ہم زمین میں سے ایک جانور نکال کھڑا کریں گے۔ وہ لوگوں کو کاٹے گا اور زخمی کرے گا اس لئے کہ لوگ خدا کے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔" (نزول المسیح صفحہ ۳۸)

اس موقعہ پر بعض معترضین جو الہامی کتب پر غور کرنے کے عادی نہیں ہوتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی پہلی کتاب کا حوالہ دے کر ثابت کرنے کی بے سود کوشش کرتے ہیں کہ حضور نے پہلے دابۃ الارض سے مراد علماء اور سجادہ نشین لئے ہیں۔ حالانکہ یہ چیز کوئی قابل اعتراض نہیں بلکہ اس سے قرآن مجید کا ذوالمعارف ہونا ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ حضور خود اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ جو اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ وہ دابۃ الارض یعنی طاعون کا کیڑا زمین میں سے نکلے گا۔ اس میں یہی بھید ہے کہ تا وہ اس بات کی طرف اشارہ کرے کہ وہ اس وقت نکلیگا کہ جب مسلمان اور ان کے علماء زمین کی طرف جھک کر خود دابۃ الارض بن جائیں گے۔ ہم اپنی بعض کتابوں میں یہ لکھ آئے ہیں کہ اس زمانہ کے ایسے مولوی اور سجادہ نشین جو متقی نہیں ہیں اور زمین کی طرف جھکے ہوئے ہیں یہ دابۃ الارض ہیں اور اب ہم نے اس رسالہ میں لکھا ہے کہ دابۃ الارض طاعون کا کیڑا ہے۔ ان دونوں بیان میں کوئی شخص تناقض نہ سمجھے۔ قرآن شریف ذوالمعارف ہے اور کئی وجوہ سے اس کے معنے ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کے ضد نہیں۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۳)

(۲) صحیح مسلم میں ہے۔ فیرغب نبي الله عيسى واصحابه فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة (مسلم جلد ۲ کتاب الفتن صفحہ ۳۷۷ مصری) یعنی خدا کا نبی مسیح موعود اور ساتھی متوجہ ہوں گے اور خدا تعالےٰ ان کے مخالفوں کے جسموں میں ایک پھوڑا (طاعون) ظاہر کریگا۔ پس وہ مسیح کو ایک آدمی کی موت کی طرح ہو جائیں گے۔ نغف کے معنے طاعون اور پھوڑا کے ہیں۔ دیکھو عربی ڈکشنری مصنفہ لین۔

(۳) حضرت اقدس نے توریت میں سے زکریا ۱۴/۱۲ کا حوالہ دیا ہے۔ چنانچہ جب ہم حوالہ مذکور دیکھتے ہیں تو اس میں صاف لکھا ہے کہ:۔

And this shall be the plague where with the Lord will smite all the people that have fought against Jerusalam

ترجمہ۔ "یہ پلیگ ہوگی جس سے اللہ تعالےٰ ایمانداروں کی جماعت کے خلاف لڑائی کرنے والوں کو ہلاک کریگا۔"

نوٹ۔ جاننا چاہیئے کہ بائیبل کے مفسرین یروشلیم سے کلیسیا مراد لیتے ہیں۔ اور کلیسیا کا مفہوم ان کے نزدیک ایمانداروں کی جماعت ہوتا ہے۔

(۴) اناجیل میں سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دو حوالے دیئے ہیں۔ ایک متی ۲۴/۸ کا اور دوسرا مکاشفہ ۲۲/۸ کا۔ متی کا حوالہ تو اردو کی انجیل میں سے ازراہ تحریف نکال دیا ہے۔ لیکن ۱۸۷۰ء سے پہلے کی انجیلوں میں اب تک موجود ہے۔ نیز انگریزی کی اناجیل میں یہ حوالہ اب بھی موجود ہے۔ صرف فرق اس قدر ہے کہ حضرت نے متی ۲۴/۸ کا حوالہ دیا ہے اور حوالہ مذکور ۲۴/۷ میں ہے۔ اور یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے حضرت نے قلم سے ویسا لکھ دیا ہو۔ یا بالکل ممکن ہے کاتب نے غلطی سے سات کی بجائے آٹھ لکھ دیا ہو۔ ایسی مثالیں لٹریچر میں بیسیوں موجود ہیں جن کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ہاں ایک بات جس کی تشریح کی اس جگہ ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ متی کے اس حوالے میں Plague کی جگہ Pestilences لکھا ہے اور Pestilence کے معنے قریباً ہر ڈکشنری میں پلیگ کے ہیں۔ چنانچہ دیکھو:

1) Webster's Dictionary: an infections or Contagious disease; bubonic Plague.

خطرناک قسم کی مہلک اور متعدی پلیگ

2. The Students Practical Dictionary: Any Contagious disease; plague.

3. New Gem Dictionary: The disease known the plague

یہ حوالجات ہم نے بطور مثال دیئے ہیں۔ ورنہ قریباً ہر لغت میں Pestilences کے معنی متعدی بیماری وبا مری یا پلیگ کے لکھے ہیں۔

لطیفہ:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متی ۲۴/۸ کا حوالہ دیا ہے۔ پادریوں نے حسب عادت اس حوالہ کو موجودہ اردو ایڈیشنوں سے نکال دیا ہے۔ لیکن لوقا ۲۱/۱۱ میں اب بھی موجود ہے۔ پادری اصحاب نے یہ نہیں سوچا کہ وہ کس کس جگہ سے یہ حوالہ نکالیں گے۔ پھر کس کس زبان کی انجیل سے نکالیں گے۔ انجیل تو سینکڑوں زبانوں میں شائع ہو چکی ہے۔

دوسرا حوالہ حضرت اقدس نے اناجیل میں سے مکاشفہ ۲۲/۸ کا دیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مکاشفہ کے اس حوالہ میں طاعون کا ذکر نہیں۔ لیکن اور دو مقامات پر مکاشفہ میں طاعون کا ذکر موجود ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت اقدس سے مکاشفہ کا حوالہ درج کرنے میں سہو ہوگیا ہے ورنہ حوالہ موجود ضرور ہے اور جیسا کہ ہم اوپر درج کر آئے ہیں۔ اہل قلم کے نزدیک یہ بالکل معمولی سی بات ہے۔

(ا) مکاشفہ ۶/۸ میں لکھا ہے۔ "پھر میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک زرد سا گھوڑا ہے اور اس کے سوار کا نام موت ہے اور عالم ارواح اس کے پیچھے پیچھے ہے اور ان دونوں کو چوتھائی زمین پر اختیار دیا گیا کہ تلوار اور کال اور وبا اور زمین کے درندوں سے لوگوں کو ہلاک کرائیں۔"

(ب) مکاشفہ ۱۶/۲ میں لکھا ہے۔ "پس پہلے فرشتہ نے اپنا پیالہ زمین پر الٹ دیا اور جن آدمیوں پر اس حیوان کا نشان تھا اور جو اس بات کی پرستش کرتے تھے۔ ان کے برا اور تکلیف دینے والا ناسور پیدا ہوگیا۔"

اول الذکر حوالہ میں وبا کا لفظ صریحاً موجود ہے اور جیسا کہ اوپر ڈکشنری کے حوالہ سے ہم ثابت کر آئے ہیں۔ وبا۔ مری۔ اور طاعون مترادف الفاظ ہیں۔ چنانچہ لغت کی مشہور کتاب منتہی الادب میں وبا کے معنے صاف طور پر طاعون کے لکھے ہیں۔ پھر عربی اناجیل میں بھی پلیگ اور مری یا وبا کا ترجمہ وبا کی جمع اَوْبِئَہ (جمع محدود) لکھا ہے۔

ثانی الذکر حوالہ میں جس تکلیف دینے والے ناسور کا ذکر ہے یہ وہی "نغف" ہے جس کا ذکر صحیح مسلم میں ہے اور یہ سوائے طاعون کے پھوڑا کے اور کوئی چیز نہیں ہے۔

چنانچہ چراغ الدین جمونی نے "اعلان حق" کے عنوان سے جو اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کیلئے دیا اور جو حقیقۃ الوحی میں چھپ چکا ہے اس میں اس نے بھی طاعون کا ذکر کرتے ہوئے مکاشفات باب ۱۶/۲ کا ہی حوالہ دیا ہے۔

اس سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت اقدس کے ذہن میں یہ بات ضرور تھی کہ مکاشفات میں طاعون کی پیشگوئی موجود ہے۔ ہاں حوالہ دینے میں حضور سے سہو ہوگیا ہے۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

روح اور علم النفس

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب)

چونکہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ خدا کے قول اور فعل یعنی سائنس میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جو سائنس کے نظریے خدا کے قول کے خلاف ہوں۔ یا تو وہ ایک ضمنی اور نامکمل مشاہدہ ہوتے ہیں۔ جن کی بعد میں اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور آخر خدا کا قول غالب آتا ہے۔ جیسا کہ انیسویں صدی کے شروع میں سائنسدانوں نے سورج کو ساکن مشاہدہ کر کے قرآن شریف کی آیات کے خلاف بتایا۔ مگر بعد میں ثابت ہو گیا۔ کہ حسب منطوق آیت والشمس تجری لمستقر لھا ذالک تقدیر العزیز الحکیم۔ سورج کسی مستقر کی طرف جا رہا ہے۔ اور یا ایسے نظریے مذہبی تعصب کی وجہ سے قائم کئے جاتے ہیں۔ اور جب سائنس پر ایسے غلط نظریوں کا برا اثر پڑتا ہے۔ تو اس کی اصلاح کرنی پڑتی ہے۔ جیسا کہ روح اور جسم کا مسئلہ تھا۔ مگر اسی کو کافی نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسے حقائق کے آشکار ہونے کے بعد پھر سائنسدان ان نو بایہ تفاصیل اور فروعات میں لے جاتے ہیں۔ کہ حقیقت مبہم ہو جاتی ہے۔ تا کہ رائج الوقت دہریت اور جاہلیت کے نظریوں کو ٹھیس نہ لگے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ موجودہ سائنس کی تھیوریوں اور تجربات کی اصل اور بنیادی تفصیلات کو بغور مطالعہ کیا جائے۔ اور ممکن ہو۔ تو تجربات اور مشاہدات میں خود بھی دسترس حاصل کی جائے۔ تا کہ علمی رنگ میں رائج الوقت دہریت اور لامذہبیت کا مقابلہ کیا جا سکے۔ جو کہ موجودہ سائنس اور فلسفہ کی وجہ سے پھیل رہی ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے بارہا علم دوست اور نوجوان طبقہ کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ اس طرف غور کریں۔ کیونکہ موجودہ زمانہ میں تبلیغ کے لئے یہ بھی ایک ضروری اور مفید ذریعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تصانیف میں اس دہریت اور مادہ پرستی کے قلع قمع کے لئے لاتعداد مصالحہ موجود ہے۔ جن کی روشنی میں گمراہ کن نظریوں کا رد لکھا جا سکتا ہے۔ عاجز ایسے کم علم اور نااہل کو جو کچھ اس مطالعہ اور تحقیق میں ملا ہے ان شاء اللہ پیش کرتا رہوں گا۔ تا کہ ہمارے سائنسدان اور علم دوست اصحاب عاجز کو بھی مفید مشورہ دیں۔ اور خود بھی اس طرف غور فرمائیں۔

دماغی قویٰ کا انحصار احساسات پر ہے۔ جو کہ دو قسم کے ہیں۔ ایک جو بیرونی محرک سے پیدا ہوں۔ دوسرے وہ احساس جو کہ دماغی یعنی اندرونی تحریک سے پیدا ہوں۔ مشاہدہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جب کوئی چیز (Sense Organ) حس والے عضو کے ماخذ میں آتی ہے۔ تو اس کے ذریعہ نیوورونز میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اس تحریک کے نتیجہ میں حس کی کمیت اور کیفیت کے مطابق نیورو کائم ایک پوشیدہ طاقت نیورونز کی ندی میں سے بجلی کی طرح گذرتی ہوئی حرام مغز یا دماغ کے نچلے حصہ میں سے ہو کر مغز کے (Cerebellum) اور (Cerebrum) حصوں میں پہنچتی ہے۔

نیورو کائم کو نیورونز کے جوڑ یعنی Synapses میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ اگر انسان سو رہا ہو۔ یا مدہوش ہو۔ تو اس حالت میں یہ جوڑ نیورو کائم کی حس کا اثر مغز تک پہنچانے سے بوجہ گھٹ جانے کے رو کتے ہیں سوائے صدمات یا شدید احساسات کے مغز محسوس کرنے کے بعد دفعتہً یا نو (Motor Area) سے یعنی دماغ کے محرک عضلات کے ذریعہ پھر نیورو کائم کو حرکت کا حکم دیکر روانہ کر دیتا ہے۔ اور یا عقل کے سوچ بچار کے کارخانہ میں عمل شروع ہو جاتا ہے۔ جو کہ محسوسات کو جبلت۔ یادداشت یا دبی ہوئی شعوری خواہشات سے مقابلہ کر کے اپنے (Conscious Connotation) ارادی فیصلہ کو عقلی پردہ پر متمثل کر لیتا ہے۔ یہ ہے خلاصہ حس تحریک اور ردِ عمل کا۔ مگر اس میں الجھن اور قابل حل مسئلہ یہ تھا۔ کہ ارادہ اور عمل کی ابتدا جسم اور قالب (Structure) سے ہوتی ہے یا (Function) شعوری عمل سے۔ گو یہ مسئلہ پرانا ہے۔ جس کے متعلق مذہبی ادارے اور قدیمی فلاسفہ کا فیصلہ شعور کے تقدم کے حق میں ہے۔ جو کہ غیر مادی اور غیر مرئی یعنی روحانی اجزاء سے مرکب ہے۔ مگر سائنسدانوں اور ماہرین نفسیات نے شعور اور ارادے کو قالب سے مؤخر منصور کیا۔ یعنی شعور اور ارادے کو ثانوی حیثیت دی گئی۔ جس کے نتیجہ میں شعور اور ارادہ بھی مادی تصور ہو سکتا ہے۔ اور اسی طرح روح جو کہ غیر مادی اور غیر مرئی ہے۔ جسم انسانی کے لئے غیر ضروری اور خارج از بحث ہو جاتی ہے۔ سائنسدانوں کا یہ فیصلہ کسی تجربہ کی بنیاد پر نہ تھا۔ بلکہ محض مادہ پرستی اور تعصب کی وجہ سے تھا۔ جس کو بعد میں نقصان اٹھا کر بدلنا پڑا۔ سائنسدانوں کے مادہ پرستی کی طرف شدید رجحان کی دو بڑی وجوہات تھیں۔ پہلی وجہ نفسیاتی ہے۔ وہ یہ کہ جب موجودہ سائنس کا دور شروع ہوا۔ تو چرچ کی طرف سے شدید مخالفت اور تعصب کا اظہار کیا گیا۔ انجن اور دوسری تیز رفتار مشینوں کی ایجاد کو خداوند کلیسا کے احکام کی خلاف ورزی سے موسوم کیا گیا۔ اور یہ منادی کر دی گئی۔ کہ ایسی ایجادات اور عناصر کو تصرف میں لانا نہ صرف مذہبی تعلیم اور بے نفسی کے خلاف ہے۔ بلکہ انسانی صحت کے لئے بھی مضرت رساں ہے۔ مگر سائنسدانوں نے ایسے خدائی قانون کے علی الرغم اپنا کام جاری رکھا۔ اور ہمیشہ کے لئے مذہبی نظریوں اور تعلیمات کو غیر شعوری طور پر غیر معقول سمجھنے لگے۔

دوسری وجہ ہر چیز کا مادی حل ڈھونڈنے کی طرف میلان کی انیسویں صدی میں علوم بیالوجی۔ نامیاتی۔ فزکس۔ کیمیا وغیرہ کی غیر معمولی ترقی تھی۔ جس سے فائدہ اٹھا کر ڈارون نے اجسام کے نشوو نما میں باریک در باریک ارتقائی اور نامیاتی حکمتوں کا ایک غیر شعوری ارتقائی فلسفہ پیش کیا۔ جس کی بنا اجسام کی مندرجہ ذیل تین ابتدائی ارتقائی استعدادوں پر رکھی۔ (۱) قدرتی انتخاب Natural Selection (۲) بقائے انسب (۳) ماحول کا اثر۔ اور موجودات عالم کا تمام تغیر و تبدل اور نشوو نما یعنی ذرے سے لیکر اجرام فلکی تک اور جرثومہ سے اشرف المخلوقات تک ان اصولوں کے ماتحت کر دیا۔

گو اس سلسلہ کی بعض کڑیاں تا ہنوز مرہونِ تشریح ہیں۔ اور بعض سرے سے ہی مفقود۔ مگر باوجود اس کے دنیا کا مادی حل ڈھونڈنے والوں کے لئے اس سے بہتر اور مفصل کوئی اور نظریہ ممکن نہ تھا۔ اس لئے سائنسدانوں اور عوام کی اکثریت نے اس کو قبول کر لیا۔ سائنسدانوں کی کوشش اور تجربات سے جو دیگر مفید نتائج اخذ کئے گئے۔ اور جو دنیا کی بہتری اور آسائش کے سامان پیدا ہوئے۔ وہ بہت بڑی کامیابی کہلا سکتے ہیں۔ مگر اس دنیا کی پیدائش کے متعلق ڈارون ایسے نامکمل اور کوتاہ فلسفیانہ نظریوں پر اکتفا کرنا انسانی کمزوری اور تنگ نظری پر ضرور دلالت کرتا ہے۔

غرض اس مادی اور مشینی جذبہ کے زیر اثر علم النفس کے ماہرین نے بھی انسانی دماغ اور اس کی خرابیوں کی تحقیق شروع کر دی۔ چنانچہ جو دماغی خرابیاں مادی اور جسمانی Organic فتور کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان کا سبب آلات کے ذریعہ کامیابی سے نظر آ جاتا۔ اور حتی الامکان علاج بھی دریافت ہو جاتا۔ جو کہ ادویہ یا عمل جراحت پر مشتمل ہوتا ہے۔ مگر جن دماغی خرابیوں کے نتیجہ میں دماغی خانوں بشریانوں یا عضلات میں کوئی مشینی یا کیمیائی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ ان کی کنہہ یا علاج دریافت کرنے سے سائنس کے ہتھیار اور نظریے قاصر رہ گئے۔ مثلاً ہسٹیریا۔ مراق۔ نیوراسز۔ وہم پرستی۔ اور پاگل پن کی بعض قسمیں جس کے نتیجہ میں ماہرین علم النفس اور ڈاکٹر دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک گروہ ان بیماریوں کو غیر حقیقی اور خیالی سمجھ کر ان کے علاج کے لئے زجر و توبیخ۔ ایذا رسانی یا پاگل خانہ کی کوٹھڑیاں تجویز کرتا۔ مگر دوسرا گروہ برابر ان غیر مادی بیماریوں کا مادی اور مشینی حل ڈھونڈنے میں کوشاں رہا۔ اور کئی قسم کے مختلف اور ناکام نظریے قائم کئے۔ مثلاً حیاتی۔ ایجابی مشینی۔ مادیاتی وغیرہ۔ اس گروہ کے مشہور پروفیسر La Mettric, Condilac, Pierre Janet, Halling Worth اور Mott وغیرہ ہیں۔ مگر ایسی بیماریوں کو مادی رنگ دینے میں یا علاج دریافت کرنے میں یہ لوگ کامیاب نہ ہو سکے۔ گو ان کے تجربات اور مشاہدات سے یہ ثابت ہو چکا تھا۔ کہ دماغی قویٰ کی دو ظاہر قسمیں ہیں۔ ایک مادی اور ایک غیر مادی۔ مگر یہ لوگ ہر ممکن طریقے سے اس تقسیم سے بچنا چاہتے تھے حتیٰ کہ سگمنڈ فرائڈ نے انیسویں صدی کے آخر میں یہ دیرینہ جھگڑا چکایا۔ اور انسانی دماغ اور جسم کو نہ

اور غیر مرئی حقیقت کو تجربات اور ناقابل انکار دلائل سے ثابت کر دیا۔ مگر انسانی دماغ میں کسی غیر مادی اور غیر مرئی طاقت کا نظریہ سائنس کے ابتدائی مسلمہ اصولوں کے سراسر خلاف تھا۔ اس لئے اس کے خلاف دلائل ڈھونڈنے اور متعصبانہ اندھادھند شور کرنے میں بہت کوشش کی گئی۔ لیکن انسانی وجود ایسی چیز نہ تھا۔ کہ اس کے متعلق کسی حقیقت کے کھل جانے پر غلط اور کوتاہ نظریے پر اکتفا کیا جا سکتا۔ جس طرح موجودات عالم کے متعلق ڈارون اور اس کے زیر اثر نظریوں کو باوجود ناکافی وجوہ پر مشتمل ہونے کے مکتفی سمجھ لیا گیا۔ اس لئے یہ مخالفت کامیاب نہ ہو سکی۔ گو پہلے فلاسفہ میں سے ارسطو نے اس طرف عالمانہ رنگ میں توجہ دلائی تھی۔ کہ انسانی وجود میں روحانی طاقت کارفرما ہے۔ مگر عین سائنس کے عنفوانِ شباب میں باوجود سائنسدانوں کی منظم مخالفت کے سگمنڈ فرائڈ شعوری قویٰ کا نظریہ قائم اور ثابت کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور مخالفت کا طوفان دیر تک قائم نہ رہ سکا۔

فرائڈ نے تحلیل نفسی کے ذریعہ انسانی دماغ میں ایک غیر مادی اور غیر مرئی کارخانہ جس کا دفتر عمل انسان کے جسمانی اور مشینی کارگاہ سے بھی زیادہ محکم اور ابلغ ہے۔ ثابت کیا۔ اور اکثر شعوری بیماریوں کے علاج کا تحلیل نفسی کے ذریعہ کامیاب طریقہ دریافت کر لیا۔ جن کو کہ پہلے لاعلاج سمجھا جاتا تھا۔ یا ان کا غلط علاج کیا جاتا تھا۔ چنانچہ فرائڈ انسان کے دماغ کی شعوری اور غیر شعوری حالت کے بیان میں لکھتا ہے۔ کہ "تا ہم میں سمجھتا ہوں۔ کہ از روئے حقیقت وافادہ شعوری اور غیر شعوری قویٰ کی روشنی میں یہ بیان کر دینا عین مناسب ہے۔ کہ ارادے۔ خیال اور دیگر شعوری قویٰ کسی صورت میں بھی انسانی دماغ کے مادی حصہ میں شامل نہیں ہیں۔ ہاں ان کے درمیان ضرور ہیں۔ یعنی نفس امارہ اور لوامہ کے ساتھ ساتھ۔ (The Basic Writings of Sigmund Freud)۔ نیز ایک نفسیات کا ماہر ڈاکٹر بلیولر لکھتا ہے۔ "نفسیات کے علاج معالجہ والے شعبہ کے ذریعہ انسانی روح تک پہنچنے کا اہم ترین اور ایک ہی سائنٹیفک راستہ ملا ہے۔ اگر انسانی روح دریافت کرنے کے اور راستے بھی میسر آ گئے۔ تو کم سے کم یہ یقیناً ان سب سے اہم ہو گا۔"

ہماری ترقی اور تبلیغ

ہم ایک اولوالعزم مامور اور نبی کی جماعت ہیں۔ سیاسی جماعت نہیں۔ اور ہماری کامیابی محض خدا تعالیٰ کے فضل سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے اندر روحانیت ہو۔ اور روحانیت کی ترقی تبلیغ سے ہے

ولیم میک ڈوگل ایف۔ آر۔ ایس۔ ماہر نفسیات مندرجہ بالا تحریر سے اپنی تصنیف An outline of abnormal psycology کو شروع کرتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ علاج بالنفسیات کے ماہر کی یہ رائے صائب اور شک و شبہ سے بالا ہے مگر یہ بات اس کو کھٹکتی ہے۔ کہ اس طرح ہم مذہبی نظریے کی تائید کر رہے ہیں۔ اصلیت یہ ہے۔ کہ اس حقیقت سے روشناس ہونے کے بعد کہ روح ایسی غیر مادی اور غیر مرئی psychic طاقت جسم انسانی میں تصرف کرتی ہے۔ تو موجودات کا انتہائی اور لطیف ترین نقطہ روح کو ٹھہرانا پڑتا ہے۔ جس کے بعد ایک ایسی مقتدر اور بالا ہستی کے جو کہ نہاں در نہاں ہو۔ اور روح سے بھی زیادہ لطیف ہو انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ مگر سائنس دان خدا کے وجود اور اس کے تصرف کے اقرار سے دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اول تو اس اقرار سے سائنس کی بنیادی تھیوری کہ بغیر کسی بالا ہستی کے تصرف یا حکمت کے یہ مادی دنیا قائم و دائم ہے یکسر غلط ٹھہرتی ہے۔ دوسرے ان کو گذشتہ تجربہ کی بنا پر غیر شعوری احساس ہے۔ کہ اس طرح پھر ان کو پادریوں اور مذہبی اداروں سے الہامی تعلیم کی فوقیت ثابت ہوجانے کی وجہ سے پالا پڑ جائے گا۔ جو سائنس کی ترقی کو خدائی میں بے جا تصرف گردانتے تھے۔

غرض اس عام غلط جذبہ کے ماتحت میکل ڈوگل روح کے مذہبی نظریوں پر یوں معترض ہوتا ہے کہ "میں آپ سے یہ نہیں کہتا کہ آپ Dualistic [illegible] (یعنی روح اور جسم کا نظریہ اس معنے میں کہ روح علیحدہ طور پر جسد میں شامل ہو) ایسے روح کے متعلق پرانے فلسفہ کو مان لیں۔ جو کہ انسانی ساخت کو دو چیزوں سے مرکب مانتے ہیں۔ ایک مادی جسم اور ایک غیر مادی روح سے۔ گو یہ نظریہ عام اور قدیمی ہے۔ اور ہر زمانہ کے فلاسفر اس کی تائید کرتے رہے مگر ابھی علمی لحاظ سے دفاعی حیثیت رکھتا ہے اور گو اس نظریہ کی متعصبانہ مخالفت کی وجہ سے بطور ردِ عمل سائنس دانوں نے انسانی دماغ کو مشینی اور مادی ثابت کرنے میں ضد سے کام لیا۔ جس کے نتیجے میں علم العلاج کو شدید نقصان اٹھانا پڑا۔ جس کا نقشہ میں پہلے کھینچ چکا ہوں۔ مگر ایسی بیماریوں کو تسلیم کرنا جن کا سبب صرف شعوری اور غیر مادی ہو۔ ہمیں اندھا دھند dualistic فلاسفی ماننے پر مجبور نہیں کرتا۔" الہامی تعلیم تو صرف اتنی ہے۔ کہ انسانی جسم میں روح بھی ہے۔ جو گو مادی نہیں اور اس کی فی ذاتہ بناوٹ صرف خدا کے علم میں ہے۔ اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ مگر یہ فلسفہ کہ جسم انسانی میں روح بعد میں داخل کی جاتی ہے۔ مفسرین اور فلسفہ دانوں کا ذاتی خیال ہے۔ اس من گھڑت نظریے پر اعتراض کرنا اصل مذہبی تعلیم پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً جب کہ اس زمانہ کے مصلح۔ موعود کل ادیان مسیح موعود علیہ السلام نے جو روح اور جسم کی مزید تشریح فرمائی ہے۔ اس پر ایسے اعتراض وارد نہیں ہو سکتے۔ حضور علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں فرمایا ہے کہ انسانی روح بیرونی چیز نہیں ہے۔ بلکہ خالق حقیقی کی نہاں در نہاں حکمتوں کے ماتحت خود جسم انسانی میں پیدا ہوتی اور جسم کے ساتھ ساتھ نشوونما پاتی ہے۔ مگر جسمانی موت کے ساتھ اس پر موت واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ جیسا کہ اب علم النفس کے تجربہ میں آچکا ہے۔ انسانی اعمال کے اثرات لے کر روحانی عالم میں چلی جاتی ہے اور یہی بعث بعد الموت ہے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے دو بچے عزیز حمید اللہ سلمہ اللہ و عزیزہ جمیلہ صالحہ سلمہا، قریباً تین ہفتے سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب کرام اُن کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد عبد اللہ اعجاز)

۲۔ مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مولوی فاضل گوجرانوالہ دس یوم سے بعارضہ بخار صاحب فراش ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ (محمد عبد اللہ اعجاز)

۲۔ خاکسار کے اہل و عیال بیمار ہیں۔ دعائے صحت فرمائی جائے۔ (کرامت اللہ از بدوملہی)

۳۔ خاکسار کا لڑکا عزیز بشارت احمد بہت سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت درد دل سے دعا فرما دیں۔ کہ خدا تعالیٰ عزیز کو کامل صحت عطا فرمائے (عبد الرحمٰن مہاجر احمدی ولد امام الدین مرحوم فسل قادیان حال مقیم ڈسکہ خاص ضلع سیالکوٹ)

۴۔ میرا لڑکا محمود احمد بعارضہ بخار عرصہ دو ماہ سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا کرتا ہوں۔ (خاکسار امام الدین نظام دین)

۵۔ (۱) میرا لڑکا بشیر احمد سیکنڈ ایر کلاس تعلیم الاسلام کالج لاہور بیمار ہے۔ (۲) میرا ایک دوست جو غیر احمدی ہے۔ میو ہسپتال میں بیمار ہے۔ (۳) میرے ایک دوست خواجہ محمد خان صاحب خٹک کی بیوی صاحبہ لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد اکبر شاہ ضلع پشاور تحصیل چارسدہ بمقام و ڈاکخانہ ترنگزائی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۱۳۸:۔ میں عبید اللہ ولد شیخ عطاء اللہ صاحب نومسلم عمر ۲۸ سال ساکن کرشن نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴۹ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد اڑھائی صد روپے ۲۵۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ شیخ عبید اللہ گواہ شد:۔ جلال الدین شمس۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۱۳۶:۔ میں شمس الحق شاہد ولد ایم سراج الحق صاحب عمر ۱۹ سال واقف زندگی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ اپریل ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ خاکسار واقف زندگی ہے۔ ۴۰/- روپے فی الحال وظیفہ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ میری ذاتی جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اور آئندہ جو جائداد ہوگی۔ اور متروکہ ہوگا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ شمس الحق شاہد دفتر وکیل المال گواہ شد:۔ محمد شریف خالد نائب وکیل الدیوان گواہ شد:۔ تاج الدین قاضی سلسلہ

وصیت نمبر ۱۱۶۲۳:۔ میں سلطان سکندر ولد چوہدری محمد بخش صاحب عمر ۲۹ سال لائلپور حال وارد چوہڑکانہ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ ماہوار آمد مبلغ ۷۶/۸/- ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ سلطان سکندر اے۔ ایس۔ ایم چوہڑکانہ منڈی گواہ شد:۔ قاضی عبد الحمید دیہاتی مبلغ سلسلہ احمدیہ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۲۹۳:۔ میں محمد حسین ولد امیر دین عمر ۲۷ سال ساکن چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ میری ماہوار تنخواہ مبلغ ۵۰/- روپیہ ہے۔ میں اپنی موجودہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں میں اپنی ماہوار آمد کی کمی و بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر میری جو جائداد ہوگی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ محمد حسین ولد امیر الدین گواہ شد:۔ ابراہیم بقلم خود گواہ شد:۔ مفضل دین احمدی دوکاندار

وصیت نمبر ۱۰۴۷۴:۔ میں شیخ فقیر محمد ولد منگتا صاحب قوم شیخ رنگائی عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء، لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۷ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ نقد جائداد منقولہ کوئی نہیں ہے۔ غیر منقولہ مکان رہائشی ایک عدد (۲) زمین زرعی، کل مبلغ مالیتی ۱۰۰۰/- روپیہ۔ تمام جائداد غیر منقولہ کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو انجمن احمدیہ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وارث ہوگی۔ العبد:۔ شیخ فقیر محمد۔ گواہ شد:۔ عنایت علی پسر موصی گواہ شد:۔ صوفی حبیب اللہ صاحب۔

وصیت نمبر ۱۱۵۱۷:۔ میں ہاجرہ بیگم مہاجرہ زوجہ ابراہیم صاحب عمر ۳۳ سال ساکن منڈی چوہڑکانہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر جو خاوند کے ذمہ ہے۔ مبلغ ۳۲-۱۰-۶ ہے۔ بذمہ خاوند ہے۔ جو کہ اس نے میرا زیور فروخت کرکے اپنے ذمہ قرضہ لیا ہوا ہے میرے پاس اس وقت صرف ایک ٹکہ طلائی ۵ ماشہ (۵ ماشہ) قیمتی ۴۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ:۔ نشان انگوٹھا۔ ہاجراں بی بی مہاجرہ گواہ شد:۔ ابراہیم گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۶۲۴:۔ میں قبول بیگم زوجہ سلطان سکندر صاحب عمر ۲۴ سال سکنہ لائلپور حال وارد منڈی چوہڑکانہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد

ہو گی۔ اس کے بعد ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد۔ نشان انگوٹھا قبول بیگم المرقوم سلطان سکندر خاوند موصیہ۔ گواہ شد سلطان سکندر موصی خاوند موصیہ۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۶۲۲۔ میں فضل دین ولد عمر الدین سکنہ چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ۱۱/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے ۱۔ ایک عدد مکان پختہ دو منزلہ حلقہ مسجد فضل قادیان کی گلی میں ہے۔ ۲۔ ایک عدد مکان پختہ و خام حلقہ مسجد فضل لمبی گلی میں ہے۔ ۳۔ ایک قطعہ زمین دس مرلہ محلہ دار الرحمت قادیان میں ہے۔ ۴۔ ایک قطعہ زمین ۵ مرلہ محلہ دار البرکات میں ابراہیم ولد پیر اللہ تا صاحب کے ساتھ مشترکہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرا گزارہ صرف اسی جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت یکصد روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط المرقوم ابراہیم۔ العبد فضل دین مہاجر۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد ابراہیم گھوڑا سوپ فیکٹری۔

وصیت نمبر ۱۲۱۳۵۔ میں عزیزہ بیگم زوجہ حیدر علی شاہ بی۔ اے قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ جائیداد منقولہ حسب ذیل ہے: ۱۔ مہر جو بذمہ خاوند ہے۔ مبلغ -/۲۰۰۰ روپے۔ (۲) زیورات جن کی مالیت بحساب -/۱۰۰ روپیہ مبلغ -/۶۰۰ روپیہ ہے۔ کل مبلغ -/۲۶۰۰ روپے کل جائیداد ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال لاہور کرتی ہوں۔ میں اپنی زندگی میں جو رقم ادا کر دوں۔ وہ اس سے منہا کر دی جائیگی نیز میری وفات پر جو جائیداد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ عزیزہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد حیدر علی۔ گواہ شد مرزا عبد الحق امیر جماعت احمدیہ سرگودھا۔

وصیت نمبر ۱۲۱۲۸۔ میں سیدہ امۃ الحفیظ زوجہ سید محمد عمر صاحب قوم سید ساکن شاہ مسکین ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ہو گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ سیدہ امۃ الحفیظ۔ گواہ شد سید محمد عمر خاوند موصیہ۔ گواہ شد خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۱۲۷۔ میں اللہ بخش ولد میاں خیر الدین صاحب قوم کمہار عمر ۷۰ سال ساکن شاہدرہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کر لوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد: اللہ بخش موصی صحابی۔ گواہ شد: مختار احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہدرہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۱۰۷ میں فاطمہ بیگم زوجہ محمد جیون صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ جائیداد نہیں ہے صرف ایک صد -/۱۰۰ روپیہ حق مہر ہے جو ابھی تک بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ہو گی تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں رقم ادا کر دوں تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ الامۃ: فاطمہ بیگم بقلم خود گواہ شد: محمد اسمٰعیل بقلم خود گواہ شد: محمد جیون بقلم خود خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۲۰۹۶ میں مولوی نذیر احمد سیالکوٹی ولد میاں حبیب اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال رتن باغ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میرا گزارا ماہوار -/۴/۱۰۲ روپے پر ہے (ایک سو دو روپیہ چار آنہ) جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری یہ وصیت اس جائیداد اور آمد پر بھی حاوی ہو گی جو میں بعد میں پیدا کروں۔ نیز اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر بھی جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو گا۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ العبد: خاکسار نذیر علی سیالکوٹی آف محلہ دار الرحمت گواہ شد: حبیب اللہ گواہ شد: بشیر احمد سیالکوٹی برادر موصی۔

وصیت نمبر ۱۲۰۹۱ میں بشیر احمد گورایا ولد محمد ابراہیم گورایا پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال مغلپورہ گنج لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد مبلغ -/-/۷۴ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہو گا۔ اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہو گا۔ العبد: بشیر احمد گورایا گواہ شد: رشید احمد ملک۔ گواہ شد: نور محمد سکرٹری وصایا۔ گنج مغلپورہ لاہور (دستخط)

(بقیہ صفحہ ۴)

اصل چیز تو بائیبل میں طاعون کی پیشگوئی کا موجود ہونا ہے حوالجات تو تحقیقات کرنے والوں کی سہولت کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ نہ کہ اصل مقصود کے طور پر۔ پھر حضرت اقدس جیسے انسان سے جو ایک ایک دن میں کئی کئی سو صفحہ کی کتاب تصنیف کر رہا ہو۔ اور اگر چلتے چلتے لکھنے کا عادی ہو۔ اور کاپیاں اور پروف بھی اور لوگ دیکھتے ہوں۔ یہ امید کرنا کہ ایک ایک حوالہ کی صحت کا پورا پورا اہتمام کرے بالکل ناممکن ہے۔ بعض کاتب صاحبان اس بارہ میں جس سہل انگاری سے کام لیتے ہیں۔ وہ بھی اہل علم سے مخفی نہیں۔ بعض اوقات کئی کئی دفعہ کاپیاں اور پروف ٹھیک کئے جاتے ہیں مگر کاتب احسان بڑی لاپرواہی سے مصنف کی تمام محنت برباد کر دیتے ہیں۔

پس جو لوگ حوالجات کے صفحات اور سطور پر اڑ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ان کا مقصد تحقیق حق نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ محض شرارت سے ایسا کرتے ہیں :۔ (شیخ عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

افغانستان کو برآمد ہونے والے پٹرول کے کرایہ میں رعایت ختم کر دی گئی

کراچی ۳۰ ستمبر قبل تقسیم زمانہ میں جو سامان افغانستان کو برآمد ہونے کے لئے ایک ہوتا تھا۔ اس پر ہندوستانی ریلیں ریل کے کرایہ میں منہائیاں یا مراعات دیا کرتی تھیں۔ تقسیم کے بعد حکومت ہندوستان نے ان مراعات کو یکم اکتوبر ۱۹۴۸ء سے اپنی ریلوں پر ختم کر دیا۔

حکومت پاکستان نے اس مسئلہ پر غور و خوض کرنے کے بعد طے کیا ہے۔ کہ کراچی سے پشاور اور چمن تک پٹرول (بنزین) کی ٹریفک پر تیل کی کمپنیوں کو کرایہ میں جو ۵۰ فی صدی کی منہائی دی جاتی تھی۔ اسے فوری نفاذ کے ساتھ ختم کر دیا جائے۔ کیونکہ اس پٹرول پر جو پاکستان میں ان کے اپنے شہری خرچ کرتے ہیں۔ تیل کی کمپنیوں کو ایسی کوئی رعایت نہیں دی جاتی ہے۔

عراق میں آبپاشی کی وسیع اسکیمیں

بغداد ۳۰ ستمبر: جب عراق میں آبپاشی کی اسکیمیں پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیں گی۔ تو ہائیڈرالیکٹرک طاقت سے کام لینے کے امکانات زیادہ وسیع ہو جائیں گے۔

عنقریب عربی اور انگریزی میں ایک رپورٹ مسٹر ہیگ کی سرکردگی میں ٹیکنیکل مشن شائع کرے گا۔ اس میں ان اسکیموں کی تفصیلات بتائی جائیں گی۔ کہا جاتا ہے۔ یہ اسکیمیں ملک کے مالی وسائل میں انقلاب برپا کر دیں گی۔

عراق میں جن پانی کے تالابوں کی سفارش کی گئی ہے۔ وہ سب کے سب ہی بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ دریائے دیالی میں طویلا کا تالاب ساڑھے تیرہ لاکھ دینار کے خرچ پر پندرہ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کر سکتا ہے۔ دریائے دجلہ پر طہریار کا بڑا بند تین لاکھ دینار کے خرچ سے ۴۸ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کر سکتا ہے۔ ان اخراجات میں ہی بجلی کے کارخانوں میں تبدیلی اور بغداد تک تار لے جانے کا خرچہ بھی شامل ہے۔

درحقیقت بغداد میں بجلی کی سپلائی چار گنا بڑھائی جا سکتی ہے۔ وزارت مواصلات میں بتایا گیا ہے۔ کہ بین الاقوامی بنک برائے تعمیرات سے قرضہ حاصل کرنے کے بعد ان پر کام شروع کیا جائیگا (اسٹار)

پونڈ کی کمی ایک چیلنج ہے

برطانوی اخبار کا تبصرہ

نیوز کرانیکل نے اپنی کل اشاعت میں پونڈ کی کمی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اگرچہ بظاہر تو یہ قطعی ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ آئندہ چند دنوں میں ویسٹ منسٹر میں پارٹی بندی کے سوال کو تھوڑی دیر کے لئے بھلا دیا جائیگا۔ تاہم پارلیمنٹ کے تمام ممبران کو صاف الفاظ میں جتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ برطانیہ کا معاشی بحران قومی بحران ہے۔ لہٰذا اسے پارٹی بندی سے بلند ہو کر سوچنا چاہیئے۔ ہم ایک بار پھر برملا کہتے ہیں۔ کہ پونڈ کی قیمت میں کمی ہمارے لئے ایک کھلا چیلنج ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ ایک عمدہ موقع بھی اور یہ موقعہ اگر ایک دفعہ ہاتھ سے نکل گیا۔ تو پھر دوبارہ ہاتھ نہیں آئیگا۔ لہٰذا ہم سب کو پوری طرح اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے۔

لندن میں موٹروں کی عظیم الشان نمائش

لندن (ہوائی ڈاک) اس مہینے لندن میں اٹھائیس ستمبر سے لے کر آٹھ اکتوبر تک ارلز کورٹ کے مقام پر عظیم الشان نمائش ہو رہی ہے۔ اندازہ ہے کہ دنیا بھر میں یہ نمائش اپنی مثال آپ ہوگی۔ اور اس نمائش میں حصہ لینے والے پانسو تیس صنعت کاروں میں اکثریت ان لوگوں کی ہے۔ جو گذشتہ پینتالیس سال کی نمائشوں میں ریکارڈ قائم کر چکے ہیں۔ نمائش میں تقریباً دو سو کاریں ہوں گی۔ جن میں سے ایک بہت بڑی تعداد برطانیہ میں سب سے پہلی بار دیکھنے میں آئے گی۔

صوبہ متوسط میں مسلمانوں کی جائیدادیں

ناگپور ۳۰ ستمبر۔ ناگپور میں ۴۵ مسلمانوں کو تارکین قرار دے کر ان کی جائیدادوں پر کسٹوڈین نے قبضہ کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبہ متوسط کے دیگر اضلاع میں بھی ایسی ہی کارروائی کی گئی ہے (اسٹار)

عربوں کو مشرق کے ساتھ اتحاد کرنا چاہیئے

(علی ظہیر)

بغداد ۳۰ ستمبر۔ "اگر اسلامی ممالک کوئی بلاک بنانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ تو میرے خیال میں اس میں اتنی وسعت پیدا کی جائے۔ کہ اس میں وہ مشرقی ممالک بھی شامل ہو جائیں جن کا ایک مشترکہ اور متحدہ مقصد ہے۔ یعنی اشتراکیت کا مقابلہ کرنا جو مشرق کے لئے خطرے کا باعث بن رہی ہے۔"

یہ بیان عراق میں ہندوستانی وزیر مسٹر علی ظہیر نے ایک اخباری ملاقات میں دیا۔ ان امکانات کا ذکر کرتے ہوئے کہ ہندوستان "اسرائیل" کو تسلیم کرے گا۔ مسٹر علی ظہیر نے کہا۔ "میں نہیں جانتا۔ کہ اس معاملے میں ہندوستان کا کیا رویہ ہے۔ اس لئے میں کوئی پیشگوئی نہیں کر سکتا۔ میں صرف اس قدر کہہ سکتا ہوں۔ کہ ہندوستان فلسطین کی تقسیم کے منصوبے کا ہمیشہ مخالف رہا ہے۔ کیونکہ وہ وہاں ایک یہودی ریاست کے قیام کو عربوں کے ساتھ غیر منصفانہ فعل سمجھتا ہے۔" (اسٹار)

ابتدائی اسکولوں کے استادوں کا فیصلہ

حیدرآباد (سندھ) ۳۰ ستمبر۔ ابتدائی اسکولوں کے استادوں کی انجمن نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں بالغوں کی تعلیم کی اسکیم کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ انجمن نے صوبے میں جہالت کو دور کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے اور ابتدائی اسکولوں کے استادوں سے کہا ہے۔ کہ وہ اس اسکیم کی کامیابی کے لئے کام کریں۔ (اسٹار)

بہادر دیہاتیوں کو بہاولپور حکومت کا انعام

بغداد الجدید ۳۰ ستمبر۔ تحصیل فورٹ عباس میں ایک سرحدی گاؤں کے نمبردار کو حکومت بہاولپور نے ایک سند اور پچاس روپے انعام دیا ہے اس کی وجہ اس گاؤں کے رہنے والوں کی بہادری ہے۔ جو انہوں نے ہندوستانی حملہ آوروں کے خلاف دکھائی تھی۔ ابھی حال ہی میں اس گاؤں پر ہندوستانیوں نے حملہ کر دیا تھا۔ اس علاقہ میں بہت سی ۳۰۳ نمبر کی رائفلیں اور کارتوس تقسیم کئے گئے ہیں۔ تاکہ لوگوں کی ہمت افزائی ہو۔ ایک ماہ ہوا ہندوستانی حملہ آوروں نے راجھستان سے سرحد عبور کر کے دوران شب میں اس گاؤں پر حملہ کر دیا تھا۔ دیہاتیوں نے مضبوطی کے ساتھ اپنے گاؤں کی حفاظت کی اور قبل اس کے کہ یہ حملہ آور شب کی تاریکی میں فرار ہو جائے۔ کئی کو زخمی کر دیا۔ (اسٹار)

صنعت و حرفت کیلئے چرخیلے انجن

لندن (ہوائی ڈاک) لندن میں اولیمپیا کے مقام پر انجینئرنگ اور میرین کی نمائش کے موقع پر پہلی بار برطانوی چرخیلا انجن جو گیس کی مدد سے چلتا ہے دکھایا گیا۔ یہ انجن ایک چھوٹا موڈل ہے اس نمونے کا جو ایک بڑی برطانوی فرم کے پاور ہاؤس میں نصب ہے۔ اس مشین کو عام اغراض کے لئے بنایا گیا ہے اور اس میں ایک ہزار ہارس پاور کی قوت ہے جس سے مسلسل کام ہوتا رہتا ہے۔ اس کے کمپریسر حرارت تبدیل کرنے والے آلے کے ذریعے اسکے حرارت پیدا کرنے والے خانوں میں ہوا دھکیلتے رہتے ہیں اس حرارت افزا خانوں کی پیدا کردہ شے پھر دو علیحدہ چرخیوں پر جاتی ہے۔ جس میں سے ایک ہوا کی چرخی کو چلاتی ہے۔ جبکہ دوسری قوت پیدا کرتی ہے۔ جس سے انجن حرکت کرتا ہے۔ ان میں کا ہر ٹکڑا مثلاً کمپریسر یا دیگر پرزے ایک دوسرے کو کھولے بغیر کھولے جا سکتے ہیں البتہ اس سلسلے میں دو احتیاطیں ضروری ہوتی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ اول تو اسے ضرورت سے زیادہ رفتار سے نہ چلایا جائے اور دیگر یہ کہ اس کا تیل کا ذخیرہ ختم نہ ہونے پائے۔

کل سندھ پٹہ دار کانفرنس

حیدرآباد (سندھ) ۳۰ ستمبر۔ یونینوں اور دوسرے ڈیپارٹمنٹ کے پٹہ داروں (ڈپٹی پٹواریوں) اور نگران پٹہ داروں کی ایک کل سندھ کانفرنس ۱۰ اکتوبر کو یہاں سید حاجی فخرالدین شاہ کی زیر صدارت ہوگی۔ کانفرنس کل سندھ کانفرنس پٹہ داروں کے ان عہدہ داروں کا انتخاب کریگی جن کی جگہ ہندوؤں کے چلے جانے سے خالی ہو گئی ہے اور پٹہ داروں کی موجودہ حیثیت پر غور کرے گی۔ (اسٹار)

سندھ ادبی کانفرنس

حیدرآباد (سندھ) ۳۰ ستمبر۔ حکومت سندھ کے وزیر مہاجرین سید میراں محمد شاہ کو دسویں سندھی ادبی کانفرنس کا بالاتفاق صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔ کانفرنس ۲۲ اکتوبر کو لاڑکانہ میں ہوگی (اسٹار)

ہندوستانی "ہٹلر" جیل میں

رنگون ۳۰ ستمبر۔ ایک ہندوستانی کو جس کا نام "ہٹلر" ہے اور اسکے ساتھی دنیا کو رنگون میں چوری کے الزام میں تین سال کی سزائے قید دی ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق گذشتہ دسمبر میں "ہٹلر" اپنے ساتھی کے ساتھ ایک ہندوستانی دکان میں گیا اور دکاندار کو مار کر نقد روپیہ لیکر فرار ہو گیا۔ (اسٹار)

شرق اردن کے اخبار نویس برطانیہ کے دورے پر

عمان ۳۰ ستمبر۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ شرق اردن کے روزانہ اخباروں کے ملازمین کے ایک وفد کو حکومت برطانیہ کے مہمان کی حیثیت سے برطانیہ کا دورہ کرنے کی دعوت دی گئی ہے توقع ہے کہ دورہ ۱۸ اکتوبر سے شروع ہوگا اور ایک ماہ تک رہے گا (اسٹار)

بیت المقدس میں حالات معمول پر

بیت المقدس ۳۰ ستمبر۔ فلسطین کے گورنر جنرل نے بیان کیا ہے کہ بیت المقدس میں حالات معمول پر آ رہے ہیں۔ لیکن وہ بے روزگاری کو مکمل طور پر ختم نہیں کر سکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اکثر باشندوں کو کام مل گیا ہے اور وہ معمول کے مطابق سادہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ گورنر جنرل نے کہا کہ ایک ہفتہ قبل ہم نے باب العمود کو کھول دیا تھا اور اب ہر شخص عربوں یا یہودیوں سے خوف کھائے بغیر ان میں سے گذر سکتا ہے۔ (اسٹار)

ایٹمی اسلحہ پر بین الاقوامی کنٹرول

لیک سکسیس ۳۰ ستمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں یہ رائے زور پکڑتی جا رہی ہے کہ ایٹمی اسلحہ پر کنٹرول کے متعلق کوئی نہ کوئی تصفیہ کیا جائے۔ اسکی وجہ سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے تصفیہ کی بنیاد حاصل کرنیکا حکم دیا تھا۔ اس حکم کے ماتحت "پانچ بڑی" اور کناڈا کے نمائندوں کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ جاری ہے